۹۔ رباعیات

پہلی بات : ایک خاص بحر میں چار مصرعوں میں کہی جانے والی نظم کو رُباعی کہتے ہیں۔اس میں کسی خاص مضمون کو اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ چوتھے مصرعے میں اس کا مفہوم انتہا کو پہنچتا ہے۔رباعی میں عموماً اخلاقی مضامین برتے جاتے ہیں۔اُردو میں امجدؔ، اکبرؔ،جگت موہن لال رواںؔ،فراقؔ وغیرہ مشہور رباعی گو شعرا ہیں۔

رفیع سوداؔ

جان پہچان : مرزا محمد رفیع سوداؔ ۱۷۱۳ء میں دلّی میں پیدا ہوئے۔انھوں نے عربی، فارسی کی تعلیم حاصل کی اور شاعری میں شاہ حاتمؔ کے شاگرد ہوئے۔وہ نواب شجاع الدولہ کی دعوت پر لکھنؤ آئے۔اُردو فارسی شاعری میں سوداؔ نے تمام اصناف میں طبع آزمائی کی۔انھوں نے غزلوں اور قصیدوں کے ساتھ رباعیاں بھی لکھیں۔۱۷۹۱ء میں لکھنؤ میں ان کا انتقال ہوا۔

افسوس ، کریموں میں نہیں یہ دستور
مفلس پہ کرم کرکے نہ ہوویں مغرور
جھکتا ہے اگر شاخِ ثمردار کا ہاتھ
پھل دے کے وہیں آپ کو کھینچے ہے دور

اسمٰعیل میرٹھی

جان پہچان : مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی ۱۸۴۴ء میں میرٹھ میں پیدا ہوئے۔وہ بچوں کے شاعر کی حیثیت سے معروف ہیں۔انھوں نے بچوں کی نصابی کتابیں بھی مرتب کیں جو آج تک مقبول ہیں۔ان کی منظومات میں اخلاقی درس ملتا ہے۔۱۹۱۷ء میں ان کا انتقال ہوا۔

تیزی نہیں منجملۂ اوصافِ کمال
کچھ عیب نہیں اگر چلو دھیمی چال
خرگوش سے لے گیا ہے کچھوا بازی
ہاں ، راہِ طلب میں شرط ہے استقلال

جگت موہن لال رواںؔ

جان پہچان : جگت موہن لال رواںؔ ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے۔ لکھنؤ کے شاعر مولانا عزیزؔ سے وہ شاعری میں اصلاح لیا کرتے تھے۔ بحیثیت رباعی گو ان کی اپنی شناخت ہے۔ ان کی رباعیوں میں اخلاقی درس پایا جاتا ہے۔ سادہ اور صاف ستھری زبان میں وہ بڑی گہری باتیں اپنی رباعیوں میں بیان کرتے ہیں۔ 'روحِ رواں' ان کی رباعیوں کا مجموعہ ہے۔ ۱۹۳۴ء میں ان کا انتقال ہوا۔

افلاس اچھا ، نہ فکرِ دولت اچھی
جو دل کو پسند ہو ، وہ حالت اچھی
جس سے اصلاحِ نفس ناممکن ہو
اس عیش سے ہر طرح کی مصیبت اچھی

سلامؔ سندیلوی

جان پہچان : سلامؔ سندیلوی قصبہ سندیلہ، ضلع ہردوئی میں ۱۹۱۷ء میں پیدا ہوئے۔ گورکھپور یونیورسٹی کے شعبۂ اُردو میں بحیثیت لکچرر تعلیمی خدمات انجام دیتے رہے۔ 'شاعری میں نرگسیت، نکہت ونور' اور 'ساغر و مینا' ان کی اہم کتابیں ہیں۔ 'اُردو رباعیات' ان کا تحقیقی مقالہ ہے۔

ممکن نہیں یہ کہ ہو بشر عیب سے دور
پر عیب سے بچیے تا بہ مقدور ضرور
عیب اپنے گھٹاؤ ، پر خبردار رہو
گھٹنے سے کہیں ان کے نہ بڑھ جائے غرور

معانی و اشارات

دستور	قانون	Rules, norms
کریم	مہربان	Benefactor
شاخِ ثمردار	پھل دار درخت	Fruit bearing tree
مجملۂ اوصافِ کمال	اعلیٰ خوبیوں کا مجموعہ	Accumulation of good values
بازی لے جانا	جیت جانا	Win
راہِ طلب	مقصد کو پانے کا راستہ	Way of achieving the goal
استقلال	کسی مقصد کے لیے قدم جمائے رکھنا	Determination
افلاس	غریبی	Poverty
اصلاحِ نفس	خود کی درستی	Self reform
تا بہ مقدور	جہاں تک ہو سکے	As per the capacity

مشقی سرگرمیاں

رباعیات کا بغور مطالعہ کرکے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق ترتیب وار مکمل کیجیے۔

(۱)

- رباعی کے قافیے لکھیے۔
- رباعی سے ہم معنی الفاظ کی جوڑی تلاش کرکے لکھیے۔
- شاعر کے افسوس کو واضح کیجیے۔
- شاخِ ثمردار کی مثال کو اپنے لفظوں میں بیان کیجیے۔
- رباعی کے مرکزی خیال کو قلم بند کیجیے۔
- 'مفلس پہ کرم کرکے نہ ہووِیں مغرور' اس مصرعے کے پیغام کو لکھیے۔

(۲)

- تیزی کے بارے میں شاعر کی رائے لکھیے۔
- خرگوش اور کچھوے کی دوڑ میں جیتنے والے کا نام لکھیے۔
- زندگی میں کامیابی کی شرط پر روشنی ڈالیے۔
- اسمٰعیل میرٹھی کی رباعی کا پیغام اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(۳)

- رباعی میں جن کا موازنہ کیا گیا ہے ان کے نام لکھیے۔
- اصلاحِ نفس کے مفہوم کو واضح کیجیے۔
- شاعر کی ترجیح کو تحریر کیجیے۔
- رباعی کے مرکزی خیال کو تحریر کیجیے۔
- رباعی کے قافیے لکھیے۔
- دیے ہوئے الفاظ کی ضد لکھیے۔

افلاس ، پسند ، ناممکن ، مصیبت

- دیے ہوئے الفاظ کی جمع لکھیے۔

دولت ، حالت ، مصیبت ، فکر

- رباعی سے صنعتِ تضاد کا مصرع لکھیے۔

(۴)

- شاعر کے اندیشے کو اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔
- اُن چیزوں کے نام لکھیے جن سے بچنے کی شاعر نے نصیحت کی ہے۔
- رباعی کے قافیے لکھیے۔
- 'گھٹنے سے کہیں ان کے نہ بڑھ جائے غرور' اس مصرع کے متضاد الفاظ کو خط کشیدہ کیجیے۔
- عیب کی جمع لکھیے۔
- غرور لفظ سے صفت بنائیے۔
- شاعر کے خبردار کرنے والی بات کی وضاحت کیجیے۔
- رباعی کے موضوع کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

اضافی معلومات

رباعی

رباعی کو 'ترانہ' اور 'دو بیتی' بھی کہا جاتا تھا۔ فارسی ادب میں رباعی کہنے کا رواج قدیم زمانے سے ہے۔ فارسی میں عمر خیاؔم کی رباعیاں بے حد مقبول ہیں۔ دنیا کی تمام بڑی زبانوں میں خیاؔم کی رباعیوں کے ترجمے ہوئے ہیں۔ اُردو میں رباعی کا آغاز فارسی شاعری کے زیرِ اثر ہوا۔ ابتدا میں بعض دکنی شعرا جیسے قلی قطبؔ شاہ اور ملا وجہیؔ نے رباعیاں کہیں۔ ان کے بعد شمالی ہند میں رباعی لکھنے کا رواج ہوا۔ ابتدائی دور کے شعرا میں میر تقی میرؔ، مصحفیؔ، میر حسنؔ اور جعفر علی حسرتؔ لکھنوی نے بھی رباعیاں کہی ہیں۔ ان کے بعد میر انیسؔ اور دبیرؔ نے اُردو میں رباعی گوئی کی روایت کو استحکام بخشا۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ نے بھی رباعیاں لکھی ہیں۔ بیسویں صدی میں رباعی گوئی کی روایت میں زیادہ مضبوطی آئی۔ امجدؔ حیدرآبادی اور جگت موہن لال رواںؔ صرف رباعی لکھنے کے لیے مشہور ہیں۔ جوشؔ ملیح آبادی، یگانہؔ چنگیزی اور فراقؔ گورکھپوری نے رباعی کی طرف خاص توجّہ دی اور کثرت سے رباعیاں کہیں۔